آلِ عمران: 3

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ

(اسی نے آپ پر حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اسی نے تورات اور انجیل کو نازل کیا)

پچھلی آیت (2) میں اللّٰہ لفظ مبتدا ہے اور یہ آیت بھی خبر ہے۔ یعنی یہاں اِسطرح ہوگا اَللّٰهُ نَزَّلَ (جو جملہ اسمیہ ہے)۔ یہ اسطرح نہیں ہے نَزَّلَ اللّٰهُ (جو جملہ فعلیہ ہوتا ہے)۔ جملہ فعلیہ کی بنسبت جملہ اسمیہ میں زیادہ زور ہوتا ہے۔ لحاظہ اِس بات میں گرامر کے لحاظ سے بہت ہی زیادہ زور دیا گیا۔ یعنی اللّٰہ ہی ہے جس نے یہ کتاب [چونکہ اَلْكِتَابَ میں الف لام (اَلْ) عہد کا ہونے کی مناسبت سے "یہ کتاب" ترجمہ بعض علماء نے کیا ہے] نازل کی، کسی اور نے نہیں کی۔ یہاں زور اِس لیے بھی ہے کہ اہلِ کتاب کہتے تھے کہ نعوذ باللّٰہ قرآن شیطان کی طرف سے ہے۔ اُن کی اِس بات کی تردید بہت زور دے کر کی گئی۔
کچھ علماء نے کہا کہ اسطرح (اللّٰهُ ۔ نَزَّلَ) کہہ کر اللّٰہ اپنی کتاب بھیجنے کی نعمت یاد کرا رہے ہیں جسے اِمتنان کہتے ہیں۔
آسان لفظوں میں: "اللّٰہ! (یہاں وقف کرکے پھر کہنا) کیا تم لوگوں کو احساس ہیں کہ اُس (اللّٰہ) نے کتاب نازل کی"۔

اَلْكِتَابَ (قرآن) کا یہاں ذکر کرکے یہ بتایا جا رہا ہے کہ رسولؐ جو بھی عیسائیوں کے غلط عقیدے کی تردید کر رہے ہیں وہ خود اپنی ذاتی رائے کے طور پر نہیں کر رہے ہیں بلکہ اللّٰہ کی کتاب (قرآن) کی بنیاد پر کر رہے ہیں۔
اللّٰہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر کرنے کے بعد کتاب کا ذکر کیا گیا تاکہ بندے اِس کتاب کی قدر کر سکے کہ یہ کہاں سے آئی ہے؟ کس کی طرف سے آئی ہے؟ کیونکہ کسی بھی کتاب کی قدر و قیمت اِس پر منحصر (Depend) ہوتی ہے کہ اُس کا لکھنے والا (مصنف) کون ہے۔
یہ کتاب (قرآن) اللّٰہ نے اتاری ہے۔ تیئیس (23) سال میں تھوڑی تھوڑی اتاری گئی۔
اگر کوئی قیمتی چیز ایک بار ہی ایک ساتھ مل جائے تو اسکی لوگ قدر نہیں کرتے اور اُس کا حق ادا نہیں کرتے۔

بِالْحَقِّ ← یہ کتاب حق کے ساتھ نازل ہوئی۔
کوئی بھی بات یا کام اُس وقت حق کہلاتا ہے جب وہ اِسطرح پایا جائے جیسے چاہیئے اُس انداز سے پایا جائے جتنا مناسب اور موزوں ہو اور اُس وقت پایا جائے جب کہ اُس کی ضرورت ہو۔
قرآن کو بِالْحَقِّ کی صفت بیان کرکے اِس حقیقت کو واضح فرما دیا گیا کہ:
⇐ قرآن ایسی آن بان سے آیا جو اِس کے شایانِ شان تھی۔
⇐ قرآن ایسے دلائل (Arguments) اور براہین (Proofs) لے کر آیا جن کو عقلِ سلیم ماننے پر مجبور تھی۔
⇐ قرآن عین اُس وقت آیا جب ہر طرف شرک اور گمراہی کے اندھیرے چھا چکے تھے۔

آسان لفظوں میں: جیسے ہونا چاہیے تھا قرآن ویسا ہی ہے۔ جس انداز سے اور جس ترتیب سے آنا چاہیئے تھا اُسی انداز اور ترتیب سے آیا ہے اور جس وقت میں جو چیز نازل ہونی چاہیئے تھی اُسی کے مطابق نازل ہوئی ہے۔

دوسرا معنی یہ ہے کہ یہ کتاب حق لے کر آئی ہے۔ جو کچھ اِس کے اندر ہے وہ بھی بالکل سچ ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں اور ضرورت کے مطابق ہے۔

مُصَدِّقًا (ص د ق): ۔ تصدیق کرنے والی ۔ (تصدیق کا مطلب کسی کی کہی گئی بات کو سچا کہنا)۔ (یہ گرامر کے لحاظ سے حال ہے اِس لیے منصوب ہے)۔
قرآن پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔
وَأَنزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ (اور اسی نے تورات اور انجیل نازل کی)
تورات سے مراد یا تو دس احکام جو موسیٰؑ کو تختیوں کی صورت میں عطا ہوئے تھے یا وہ وحی جو موسیٰؑ پر نازل ہوئی۔ اور انجیل عیسیٰؑ پر نازل ہوئی۔
یہ کتاب (قرآن) پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ پہلی کتابیں یعنی تورات، انجیل، اور پہلی تمام آسمانی کتابیں۔ اُن کتابوں میں جو کچھ نازل کیا گیا تھا جیسے آخری رسول محمدؐ کے بارے میں، آخری کتاب کے بارے میں اور جو بھی پیشن گوئیاں کی گئی سب کی قرآن تصدیق کرتا ہے۔ تصدیق کا مطلب ہی سچ کہنا تو جو بھی سچ ہے اُسے سچ کہتا ہے۔
قرآن ان کتابوں کی تصدیق کرتا ہے جو اللّٰہ تعالیٰ نے نازل کی تھی، اُن باتوں کی نہیں جو آج تبدیل کر دی گئی ہیں۔ چونکہ آج پہلی کتابیں جیسے تورات اور انجیل اپنے اصل حالت میں نہیں ہیں اس لیے حدیث میں آتا ہے:
بخاری: ۔ ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ اہلِ کتاب تورات عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور اُس کی تفسیر مسلمانوں کے لیے عربی میں کرتے تھے تو رسولؐ نے فرمایا کہ اہلِ کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ اُن کی تکذیب کرو بلکہ کہو کہ ہم اللّٰہ اور اُس کی تمام نازل کی ہوئی کتابوں پر ایمان لائے...
اسلیے آج جو تورات اور انجیل پائی جاتی ہے اُس کے بارے میں خاموشی اختیار کرے۔ یہ بھی نہ کہے کہ یہ اللّٰہ کا کلام ہے اور یہ بھی نہ کہے کہ یہ اللّٰہ کی طرف سے نہیں ہے۔

پہلی تمام آسمانی کتابوں پر ہمارا ایمان ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے پہلے رسولوں پر واقعی وہ کتابیں نازل کی۔ آج جو پہلی کتابیں ہیں اُن میں کچھ حصہ ایسا ہیں جو قرآن سے مطابقت رکھتا ہے۔ اِس لیے جو حصہ قرآن سے ملتا جلتا ہے اُسے درست مانے گے لیکن وہ حصہ جو قرآن کی تردید کرتا ہے اُس کی ہم تصدیق نہیں کریں گے۔ مثلاً اُن کی کتابوں میں تحریف کرکے انھوں نے اللّٰہ اور رسولوں کے بارے میں ایسی نازیبا باتیں کی ہیں جو اللّٰہ کا کلام محسوس ہی نہیں ہوتا۔

پہلی کتابوں میں جو کچھ نفع مند تھا اللّٰہ تعالیٰ نے اُسے قرآن کریم میں بیان فرما دیا۔ اور قرآن میں وہ کچھ ہے جو کہ ہمیں اُن کتابوں سے کفایت کرتا ہے۔ ہدایت کے لیے اب قرآن ہی کافی ہے لیکن ایسے تاریخی روایات جو قرآن کے مطابق اُن کے کتابوں میں ہیں اُسے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بخاری: ۔ نبیؐ نے فرمایا: ....بنی اسرائیل کے واقعات تم بیان کر سکتے ہو۔ ان میں کوئی حرج نہیں...

لیکن ہدایت کے لیے قرآن کی طرف ہی رجوع کرنا ہوگا۔ اللّٰہ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے جو کچھ اتارا اُن سب کو صحیح شکل میں قرآن میں محفوظ کیا۔ جتنا انسانوں کی ہدایت کے لیے ضروری تھا اتنا اللّٰہ نے قرآن میں اتارا۔
رسولؐ کو کچھ بھی نہیں پتہ تھا کہ پہلی کتابوں میں لوگوں کی ہدایت کے لیے کیا تھا۔

الشوریٰ: 52 ← .... مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ ... (آپ اِس سے پہلے یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہوتی ہے)۔ بہت ساری ایسی باتیں جو تورات میں بند تھی۔ صرف مخصوص لوگوں (اُن کے علماء) کو ہی اُس کا علم تھا وہ رسولؐ پر وحی کے ذریعے نازل ہوئی۔ صرف اہلِ کتاب کے علماء ہی کتاب کا علم جانتے تھے، عام لوگ اُسے نہیں پڑھتے تھے۔ اس لیے خاص طور اُن کے علماء کو یقین ہو گیا تھا کہ محمدؐ واقعی اللّٰہ تعالیٰ کے رسول ہے۔

البقرۃ: 146 ← الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ
(جنھیں ہم نے کتاب دی ہے [اہلِ کتاب کے علماء] وہ تو اُسے [محمدؐ، قرآن کو] ایسے پہچانتے ہیں جس طرح اپنی اولادوں کو پہچانتے ہیں [مگر اس کے باوجود] اُن کا ایک گروہ جان بوجھ کر حق کو چھپاتا ہے)۔

جب کچھ یہود قریش کو اُکسا کر رسولؐ سے سوال کرواتے اور رسولؐ اُس پر تفصیلی جواب دیتے جو قریش کو پتہ بھی نہیں تھا تو یہ بھی قرآن کے حق ہونے پر دلیل ہے۔ قرآن کے حق ہونے میں کوئی شک نہیں۔
البقرۃ: 2 ← ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ (اس کتاب میں کوئی بھی کسی بھی قسم کا شک ہی نہیں)
شروعات میں ہی تعارف کرا دیا گیا تھا اور یہاں کہا گیا نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ یہ کتاب بالکل سچی ہے۔ اللّٰہ ہی کی طرف سے آئی ہے اور اصل حالت میں محفوظ ہے۔ اب سارے فیصلے اِسی قرآن کے مطابق ہوگے۔ اور آخرت میں بھی اِسی کے مطابق فیصلے ہوگے۔